روزنامہ الفضل قادیان

DAILY AL[FAZL] QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۳ شعبان ۱۳۵۷ھ یوم … مطابق ۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۳۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۶-۷ اکتوبر۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر وعافیت ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھی اور رو بصحت ہے۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت وتبلیغ ضلع گورداسپور کے بعض دیہات کے دورہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

مدرسہ احمدیہ کے صحن میں مدرسہ ہذا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء کے مابین اس موضوع پر دلچسپ مناظرہ ہوا۔ کہ قیام امن کے لئے جنگ ضروری ہے۔ مدرسہ احمدیہ جانب نفی پہلو کا حامی تھا۔ تین نمبروں کی زیادتی سے کامیاب ہوگیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تدبیر ←←← اور ←←← دُعاء

31

در گلستاں میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ

کارِ دُنیا کسے تمام نہ کرد

گناہ اور غفلت سے پرہیز کے لئے اس قدر تدبیر کی ضرورت ہے۔ جو حق ہے تدبیر کا۔ اور اس قدر دعا کرے جو حق ہے دُعا کا۔ جب تک یہ دونوں اس درجہ پر نہ ہوں اس وقت تک انسان تقوےٰ کا درجہ حاصل نہیں کرتا۔ اور پورا متقی نہیں بنتا۔ اگر صرف دُعا کرتا ہے اور خود کوئی تدبیر نہیں کرتا۔ تو وُہ اللہ تعالےٰ کا امتحان لیتا ہے۔ یہ سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کا امتحان نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک زمیندار اپنی زمین میں تردد تو نہیں کرتا اور بدوں کاشت کے دُعا کرتا ہے۔ کہ اس میں غلہ پیدا ہوجائے۔ وُہ حق تدبیر کو چھوڑتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا امتحان کرتا ہے۔ وُہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح پر جو شخص صرف تدبیر کرتا ہے۔ اور اسی پر بھروسہ کرتا۔ اور خدا تعالےٰ سے دعا نہیں مانگتا۔ وہ ملحد ہے جیسے پہلا آدمی جو صرف دعا کرتا ہے۔ اور تدبیر نہیں کرتا۔ وہ خطا کار ہے۔ اسی طرح پر یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے۔ وُہ ملحد ہے۔ مگر تدبیر اور دُعا دونوں باہم ملا دینا اسلام ہے۔ اسی واسطے میں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے۔ جو تدبیر کا حق ہے اور اس قدر دُعا کرے۔ جو دعا کا حق ہے۔ اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی صورت فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھ کر فرمایا ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے۔ اور مقدم اس کو کیا ہے۔ کہ پہلے انسان رعایتِ اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے مگر اس کے ساتھ ہی دُعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدنظر رکھے۔ مومن جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتا ہے۔ کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ تو معاً اس کے دل میں گزرتا ہے۔ کہ میں کیا چیز ہوں۔ جو اللہ تعالےٰ کی عبادت کروں۔ جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو۔ اس لئے وہ معاً کہتا ہے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ یہ ایک نازک مسئلہ ہے جس کو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا۔ اسلام نے ہی اس کو سمجھا ہے۔ عیسائی مذہب کا تو ایسا حال ہے کہ اس نے ایک عاجز انسان کے خون پر بھروسہ کرلیا۔ اور انسان کو خدا بنا رکھا ہے ان میں دُعا کے لئے وُہ جوش اور اضطراب ہی کب پیدا ہو سکتا ہے۔ جو دُعا کے ضروری اجزاء ہیں۔ (الحکم ...)

خلافت جوبلی فنڈ اور احباب کرام

مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ کی تحریک سے جن جماعتوں نے نئے وعدے کئے ہیں۔ وہ مہربانی فرما کر مکمل فہرستیں مرکز میں بھجوادیں۔ اور وصولی کی نسبت بھی موثر کارروائی کریں۔ جو دوست نیرؔ صاحب کی موجودگی کے وقت اپنے مستقر پر موجود نہ تھے۔ وہ مولوی صاحب کے ان کے پاس بھیجے جانے کا احترام کرکے جوبلی فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر مشکور فرمائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے یوم التبلیغ کے لئے ۱۶ر اکتوبر ۱۹۳۸ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد و عورت کا فرض ہے۔ کہ سارا دن ان لوگوں کو جو ابھی تک احمدیت میں داخل نہیں ہوئے نرمی اور محبت سے پیغام حق پہنچائے اور سلسلہ احمدیہ داخل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ امر خاص طور پر ملحوظ رہے کہ پیغام پہونچانے والے احباب نہائت مستحسن طریق سے صداقت کا اظہار کریں۔ اور حقانیت کے اس نور کو جو خدا تعالےٰ نے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل فرمایا ہے اپنے حلقہ واقفیت میں ان لوگوں تک پہونچائیں جو ابھی تک اس نور سے محروم ہیں۔ اس موقعہ پر انفرادی تبلیغ کے علاوہ ٹریکٹ اشتہارات اور سلسلہ کی کتب کی تقسیم کے ذریعہ بھی پیغام حق پہونچایا جا سکتا ہے۔ پس ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء کا دن نہائت عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ تبلیغ احمدیت میں صرف کیا جائے یہ امر یاد رہے کہ یہ یوم التبلیغ غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے نہیں۔ بلکہ غیر احمدیوں میں تبلیغ کے لئے ہے۔

امید ہے کہ احباب ابھی سے یوم التبلیغ کے متعلق تیاری شروع کردیں گے۔ اور کوشش کریں گے کہ مقررہ تاریخ کو پورے اہتمام کے ساتھ یوم التبلیغ منایا جائے ۱۶ر اکتوبر کو اتوار ہے اور چونکہ اس دن دفاتر میں بھی تعطیل ہوگی۔ اس لئے ملازم اور غیر ملازم تمام اصحاب پوری تندہی کے ساتھ اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

چندہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک خزانہ میں بھیجدینا چاہئیے

بعض اوقات احباب اس غرض سے چندہ کی رقم رکھ چھوڑتے ہیں۔ کہ مزید فراہمی کرنے پر ارسال کردی جائے گی۔ لیکن اس طریق سے روپیہ بروقت نہ پہونچنے کی وجہ سے مرکزی کاموں میں سخت حرج واقعہ ہوتا ہے۔ اس لئے عہدہ داران مقامی کو بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ہر ماہ چندہ کی رقوم ۱۵-۱۶ تاریخ تک روانہ کردی جائیں تاکہ ۲۰ تک مرکز میں پہونچ جائیں۔ امیر یا پریذیڈنٹ صاحب مقامی کا فرض ہوگا۔ کہ اس بات کی کڑی نگرانی رکھیں۔ کہ تمام جمع شدہ روپیہ قواعد کے مطابق امین یا محاسب کے پاس جمع رہے۔ اور بلا توقف باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھیجا جاتا رہے۔

ناظر بیت المال

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۵ر اکتوبر ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام
۱۰۷۸	محمدی بی صاحبہ ضلع گورداسپور	۱۱۱۰	زینب بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۰۷۹	امۃ القیوم صاحبہ "	۱۱۱۱	جلال خان صاحب "
۱۰۸۰	چودہری مولابخش صاحب "	۱۱۱۲	نور احمد صاحب "
۱۰۸۱	زینب بی بی صاحبہ "	۱۱۱۳	غلام رسول صاحب "
۱۰۸۲	سید عنائت احمد صاحب ضلع جالندہر	۱۱۱۴	محمد صادق صاحب چیمہ سرگودہ
		۱۱۱۵	بشیر احمد صاحب شیخوپورہ
۱۰۸۳	پھول چاند صاحبہ ڈھاکہ بنگال	۱۱۱۶	بی بی نور النساء صاحبہ راولپنڈی
۱۰۸۴	کلثوم صاحبہ " "	۱۱۱۷	رؤف خان صاحب "
۱۰۸۵	سراج الحق صاحب کانپور	۱۱۱۸	فیروز خان صاحب "
۱۰۸۶	عبدالحق صاحب منٹگمری	۱۱۱۹	غلام بھیک خانصاحب "
۱۰۸۷	چودہری نور احمد صاحب ضلع گورداسپور	۱۱۲۰ تا ۱۱۲۵	فضل الدین صاحب معہ اہلیہ و چار بچے جموں
۱۰۸۸	" فیض احمد صاحب "		
۱۰۸۹	" فقیر محمد صاحب "	۱۱۲۶	عطا محمد صاحب جھنگ
۱۰۹۰	" سلطان احمد صاحب "	۱۱۲۷	چودہری رحمت علی صاحب گورداسپور
۱۰۹۱	" محمد الدین صاحب "	۱۱۲۸	" عطا محمد صاحب "
۱۰۹۲	" کرم داد صاحب "	۱۱۲۹	" دین محمد صاحب "
۱۰۹۳	" اکبر علی صاحب "	۱۱۳۰	سردار محمد صاحب "
۱۰۹۴	سید محمد علی شاہ صاحب پونچھ کشمیر	۱۱۳۱ تا ۱۱۳۶	چودہری دین محمد صاحب معہ ۵ بچے "
۱۰۹۵	عبدالستار صاحب دادو سندھ	۱۱۳۷ تا ۱۱۳۹	چودہری نور محمد صاحب معہ دو لڑکے "
۱۰۹۶	سید صلاح الدین صاحب شیخوپورہ		
۱۰۹۷	تراب خان صاحب "	۱۱۴۰	چودہری غلام محمد صاحب "
۱۰۹۸	یوسف خانصاحب سنگھ بھوم	۱۱۴۱	میاں محمد بخش صاحب "
۱۰۹۹	شیر خان صاحب "	۱۱۴۲	میاں برکت علی صاحب "
۱۱۰۰	مظہر خان صاحب "	۱۱۴۳	مسماۃ رحیم بی بی صاحبہ "
۱۱۰۱	یوسف علی صاحب جالندھر	۱۱۴۴	چودہری غلام قادر صاحب
۱۱۰۲	تاج محمد صاحب "	۱۱۴۵	معہ اہلیہ صاحبہ "
۱۱۰۳	گلاب الدین صاحب گورداسپور	۱۱۴۶	چودہری سردار محمد صاحب "
۱۱۰۴	یعقوب احمد صاحب مالیر کوٹلہ	۱۱۴۷ تا ۱۱۴۹	" ماہی صاحب معہ دو بچے "
۱۱۰۵	قادر بخش صاحب سرگودہ	۱۱۵۰	چودہری اللہ رکھا صاحب "
۱۱۰۶	عمر اسمٰعیل صاحب بمبئی	۱۱۵۱	" محمد شفیع صاحب "
۱۱۰۷	عصمت بی بی صاحبہ لائلپور	۱۱۵۲ تا ۱۱۵۴	چودہری عزیز الدین صاحب معہ تین بچے "
۱۱۰۸	ملک عطا محمد صاحب [illegible]		
۱۱۰۹	ممتاز الدین صاحب "		

(باقی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الفضل
قادیان دار الامان مورخہ ۱۳ شعبان ۱۳۵۷ھ

مسلمان کس طرح قرآنی تعلیمات کے عامل بن سکتے ہیں

اخبار "احسان" (۴۔ اکتوبر) میں ایک ایسے شخص نے جس کے دل میں مسلمانوں کی دینی اور دنیوی لحاظ سے تباہی و بربادی کا بہت درد معلوم ہوتا ہے۔ "قرآن مجید اور مسلمان" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ اس میں جہاں مسلمانوں کی ذلت و ادبار کی وجہ صرف یہ قرار دی ہے۔ کہ:۔

"انہوں نے قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے"۔ وہاں اس عبرتناک حالت سے مخلصی پانے کا طریق یہ بتایا ہے کہ "آج ہر ایک اہل دل مسلمان کا سب سے بڑا فرض یہی ہے۔ کہ وہ قرآن پاک کی تعلیمات سے واقفیت حاصل کرے۔ اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے"۔

اس میں شک نہیں۔ کہ مرض کی یہ تشخیص صحیح ہے۔ اور علاج کے لئے جس نسخہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ بھی مجرب ہے۔ لیکن جس طرح کسی مریض کو صرف حاذق طبیب کا پتہ بتا دینا کافی نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ اس طبیب سے استفادہ کی صورت نہ بتا دی جائے۔ اسی طرح قرآن کریم کو چھوڑ کر ذلت و ادبار کا شکار ہونے والے مسلمانوں سے صرف یہ کہدینا کہ وہ قرآن کریم کی تعلیمات سے واقفیت حاصل کریں۔ اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ فائدہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب تعلیمات قرآنی سے واقفیت حاصل کرنے کی کوئی صورت بھی پیش کی جائے۔

تمام دنیا کے مسلمانوں کی مجموعی حالت کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ:۔

"ایک وقت تھا۔ کہ مٹھی بھر اعراب صحرائے عرب کے ایک گوشہ سے نکل کر آناً فاناً ساری دنیا پر چھا گئے تھے۔ اور اب یہ حال ہے۔ کہ دنیا کے چالیس کروڑ مسلمان حالت کس مپرسی میں پڑے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ زمانہ کے حوادث تھپیڑوں پر تھپیڑے لگاتے ہیں۔ مگر ذلت کی زندگی پر قناعت کئے بیٹھے ہیں۔ اور بیدار ہونے کا نام نہیں لیتے"۔

یہ حالت کس درجہ مایوس کن اور دل شکن ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور اسی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے کروڑوں مسلمانوں میں وہ صفات کہاں تک پائی جاتی ہیں۔ جو قرون اولے کے مٹھی بھر مسلمانوں کا طرۂ امتیاز تھیں۔ تاہم مضمون نگار صاحب نے اس پہلو پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اور صفائی کے ساتھ تسلیم کیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد اسلام میں وقتاً فوقتاً ایسے فتنوں نے سر اٹھایا۔ جن کا انسداد کسی سے نہ ہو سکا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اسلام میں فتنوں نے سر اٹھانا شروع کیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان فتنوں کے سدباب کے لئے امام غزالی اور امام رازی جیسے عالی رتبہ علماء نے سر توڑ کوششیں کیں۔ اور ایک حد تک اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو گئے۔ مگر ان مفتریوں کی تاویلوں کا اثر عوام پر بہت بُرا ہوا"۔

آخر نتیجہ کیا ہوا۔ یہ کہ:۔

"مسلمانوں کے اخلاق پست ہو گئے مساوات اور اخوت کی جگہ امیر غریب، شریف اور رذیل کے امتیازات پیدا ہو گئے۔ خلق اور رواداری کی جگہ باہمی عناد اور بغض نے سر اٹھا دیا۔ فکر عاقبت کی جگہ دنیاوی وجاہت اور ثروت کے خیال نے لے لی۔ اس طرح ملی تنظیم کا شیرازہ بکھر گیا"۔

اس کے بعد دیہاتی اور شہری مسلمانوں کی اسلام سے عدم واقفیت کا نہایت عبرتناک نقشہ کھینچا ہے اور اس کا ذمہ دار علماء کو قرار دیا ہے جو کہ عام مسلمانوں کو گمراہی میں ڈالے رکھنے کے علاوہ آپس میں بھی اُلجھے بیٹھے ہیں۔

ان حالات میں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو موجودہ حالت سے نکال کر قرآن کریم کی تعلیم پر عامل بنانے کی صورت کیا ہے۔ علماء کی اپنی حالت اول تو اس قابل ہی نہیں کہ وہ مسلمانوں کے سامنے اسوۂ حسنہ بیان کر کے ان کے اخلاق سنوار سکیں گے۔ یا قرآن حکیم کے بصیرت افروز احکام سے ان کو مستفید کرینگے۔ ع "خفتہ را خفتہ کے کند بیدار"

دوسرے اگر علماء کے ذریعہ مسلمانوں کی موجودہ خرابی کا انسداد ہو سکتا۔ تو وہ ان کی موجودگی میں پیدا ہی کیوں ہوتی۔ جب یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ مسلمانوں نے قرآن کریم کو مہجور کر دیا۔ اور یہ بھی درست ہے کہ بڑے بڑے علماء اور فضلاء کے ہر زمانہ میں، ہر ملک میں اور ہر علاقہ میں موجود ہونے کے باوجود کر دیا۔ تو پھر وہی علماء، بلکہ علمی اور دینی لحاظ سے ان سے بھی بدتر علماء قرآن کریم سے مسلمانوں کو کس طرح وابستہ کر سکتے۔ اس کے حقائق اور معارف ان کے ذہن نشین کر سکتے۔ اور اس کی تعلیمات کے عامل بنا سکتے ہیں۔

یہ ہے وہ پہلو جسے ہر اس دردمند انسان کو پیش نظر رکھ کر غور کرنا چاہیئے جس کے دل میں مسلمانوں کی موجودہ ابتر حالت درد اور رنج کی ٹیس پیدا کرتی ہے۔ اور جو اس بات کا متمنی ہے کہ مسلمان قرآن کے عاشق۔ اور اس کے عامل بن کر دین و دنیا میں سرخروئی حاصل کریں۔ ذرا بھی سنجیدگی اور متانت سے غور کرنے پر واضح ہو جائیگا۔ کہ ایسی حالت میں اصلاح کی ایک، اور صرف ایک ہی صورت ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک انسان مبعوث ہو کر۔ اور اسی سے قرآن کریم کے علوم حاصل کر کے۔ اور اسلام کی اصل تعلیم پا کر کھڑا ہو۔ اس کے بغیر کوئی صورت ممکن ہی نہیں۔ پھر یہ کس قدر شکر کا مقام ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی حالتِ زار کو دیکھ کر اپنے ایک مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی اصلاح کے لئے اور قرآن کریم کے معارف بیان کرنے کے لئے اور اسلام کی صحیح تعلیم پیش کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے قرآن کریم کی عاشق۔ اور تمام دنیا میں اس کی تعلیم پھیلانے کی کوشش کرنے والی جماعت قائم فرما دی ہے۔ مبارک ہے وہ جو اس جماعت میں داخل ہو کر خدمتِ اسلام کا شرف حاصل کرتا ہے۔

32

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

دنیا میں جس قدر مہذب و متمدن اقوام پائی جاتی ہیں۔ ان میں یہ دستور ہے۔ کہ جب بھی دو شخص آپس میں ملتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی ایسا کلمہ اپنی زبان سے نکالتے ہیں۔ جو اظہار محبت و عظمت اور خیر طلبی و خیر اندیشی پر مبنی ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ان آداب کو ملحوظ نہ رکھے۔ اور دنیوی لحاظ سے کوئی بڑی حیثیت رکھتا ہو تو وہ مغرور اور متکبر سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر اس کی حیثیت خاص طور پر نمایاں نہ ہو۔ تو عام طور پر لوگ اسے بے ادب اور گستاخ قرار دیتے ہیں۔ یہ بات انسانی قلوب میں اس قدر راسخ ہو چکی ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو لامذہب سمجھتے اور مذہب کی عدم ضرورت پر بحثیں کرتے رہتے ہیں۔ وہ بھی ان آداب کا ملحوظ رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور ان کی سوسائیٹوں اور کلبوں میں یہی دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ وہ بھی ملتے وقت اظہار محبت کے لئے کوئی نہ کوئی فقرہ ضرور استعمال کرتے ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہ طریق بنی نوع انسان میں اخوت پیدا کرنے اور اجنبیت کو دور کرنے کا ایک کامیاب ذریعہ ہے۔ چونکہ اسلام کا ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ وہ امارت و غربت اور چھوٹے اور بڑے کے امتیاز کے باوجود بنی نوع انسان کو مواخات کی ایک سطح پر لائے اس لئے اس نے بھی اس پہلو کو لیا اور اپنے پیرووں کی نصیحت کی۔ کہ وہ جب بھی ایک دوسرے سے ملیں۔ السلام علیکم کہیں چنانچہ قرآن کریم اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے۔ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً (پ ۱۸ سورۂ نور) کہ اے مومنو جب تم اپنے گھروں میں داخل ہو۔ تو اپنے عزیزوں کو السلام علیکم کہا کرو اور یاد رکھو کہ ایک دوسرے کو سلام کہنا بڑی بابرکت اور پاکیزہ دعا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ کہ اے مومنو اپنے گھروں کے سوا اگر دوسروں کے گھر تم جانا چاہو۔ تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ پہلے ان سے اذن لو۔ اور پھر گھر والوں کو سلام کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اس کا نتیجہ تمہارے لئے بہت بہتر ہوگا۔ ایک اور جگہ فرماتا ہے وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَآ اَوْ رُدُّوْھَا (پ ۵ نساء) کہ جب تمہیں کوئی شخص دعا دے اور سلام کہے۔ تو تمہارا بھی فرض ہے کہ اسے بہتر طریق میں سلام کا جواب دو۔ اور کم از کم جس طرح اس نے تمہیں دعا دی ہے۔ اسی طرح تم بھی اسے دو۔ اس آیت کے گو اور معنے بھی ہیں مگر ایک یہ بھی ہیں کہ سلام کے جواب میں ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وعلیکم السلام کہے۔ یہ کوئی پسندیدہ طریق نہیں کہ ایک شخص تو سلام کرے اور دوسرا مونہہ پھیر کر بھی اسے نہ دیکھے اور نہ زبان سے کوئی لفظ کہے۔

احادیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک دوسرے کو سلام کہنے کی بہت تاکید کی ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں۔ سوار پیادے کو۔ پیادہ بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ یعنے اسلام میں یہ نہیں کہ غریب امیر کو سلام کرے بلکہ تعلیم یہ ہے۔ کہ اگر کوئی گھوڑے یا کسی اور سواری پر سوار ہو کر گزر رہا ہو۔ تو اس کا فرض ہے کہ جو مسلمان اسے ملے۔ اسے سلام کرے۔ اس حکم کے رو سے اگر ایک افسر سوار ہو۔ اور اس کا ماتحت اس کو پیادہ ملے۔ تو افسر پر ماتحت کو سلام کرنا واجب ہے۔ یہی حال دوسروں کا ہے۔ اگر ایک غریب شخص بیٹھا ہوا ہے۔ اور پاس سے کوئی امیر گزر رہا ہے۔ تو یہ امیر کا کام ہے کہ پہلے سلام کرے۔ اور اگر وہ سلام نہیں کرے گا تو خدا تعالےٰ کے حضور جواب دہ ہوگا۔ حضرت انس جو ایک مشہور صحابی گزرے ہیں۔ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں آپ نے دیکھا بہت سے لڑکے اکٹھے کھیل رہے ہیں۔ جب آپ ان کے قریب پہنچے۔ تو آپ نے انہیں السلام علیکم کہا۔ ایک اور حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ چھوٹا بڑے کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم زیادہ کو سلام کریں۔ اس میں اگرچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے کو بڑے کا ادب کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے یہ تلقین کی ہے کہ چھوٹا شخص پہلے سلام کرے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر مقام پر چھوٹے کے لئے ہی پہلے سلام کرنا ضروری ہے۔ ایسے بعض مواقع پیش آسکتے ہیں جب کہ بڑے کے لئے پہلے سلام کرنا ضروری ہو۔ پس اس میں اصول کا اتنا سوال نہیں جتنا حصول ثواب کا سوال ہے۔ یعنی انسان کو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ میں بڑا ہوں اور فلاں چھوٹا بلکہ ہر ایک کو سلام کرنے میں سبقت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

افسوس ہے آجکل مغربیت کے اثر کے ماتحت مسلمانوں نے اسلام کی جن نہایت بیش بہا تعلیمات کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ ان میں سے ایک السلام علیکم کا دعائیہ کلمہ بھی ہے وہ ہاتھ اٹھا کر دوسرے کو سلام کر دیں گے بعض دفعہ آداب عرض کہہ دیں گے۔ پنجاب کے بعض علاقوں میں مسلمانوں کی غالب اکثریت ہے مگر وہاں "جی آیاں" کہنا کافی سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام نے السلام علیکم کہنے کی تلقین کی ہے۔ اور یہ لفظ اپنے اندر غیر معمولی طور پر برکات رکھتا ہے۔ سلام تسلیم سے مشتق ہے جس کے معنے سلا[متی] اور نقائص و عیوب سے مبرا ہونے کے ہیں پس السلام علیکم کے معنے یہ ہیں۔ کہ تم پر اللہ تعالےٰ کی ہر حال میں سلامتی ہو۔ اور تمہیں وہ اپنی حفاظت اور نگہبانی میں رکھے۔ یہ کیسی عجیب اور بابرکت دعا ہے۔ اگر مسلمان التزام کے ساتھ اس پر عمل رکھیں تو ان کی کئی مشکلات دور ہو جائیں۔ مگر افسوس ہے کہ وہ عمل نہیں کرتے۔ حالانکہ اسلام نے جیسا کہ بتایا جا چکا ہے اس امر پر خاص طور پر زور دیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو بہت ہی تاکید کی ہے۔ چنانچہ

(۱) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں جائے۔ تو وہاں پہونچکر اہل مجلس کو السلام علیکم کہے۔ اور جب چلنے کے لئے کھڑا ہو۔ تو پھر دوبارہ السلام علیکم کہہ کر واپس آئے۔

(۲) حضرت ابوہریرہ سے ہی روایت ہے، کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اسے السلام علیکم کہے پھر اگر معمولی وقفہ کے بعد ان میں دوبارہ ملاقات ہو جائے۔ تو یہ مت خیال کریں۔ کہ ہم پہلے سلام کر چکے ہیں۔ بلکہ دوبارہ ایک دوسرے کو سلام کریں۔

تحریرات میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سلام لکھا کرتے چنانچہ حضور کے جو مکتوبات مختلف بلاد کے بادشاہوں کے نام ہیں۔ ان میں سلام درج ہے۔ مگر چونکہ وہ غیر مسلم تھے اس لئے السلام علیکم کی بجائے سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی کے الفاظ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان خطوط میں استعمال فرمائے ؛

حضرت جریر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ عورتوں کے ایک مجمع کے پاس سے گزرے۔ تو آپ نے انہیں السلام علیکم کہا:۔

ظہورِ اسلام سے پہلے اہلِ عرب جب آپس میں ملتے۔ تو انعم اللہ بک عینا (تیری وجہ سے اللہ تعالےٰ ہماری آنکھوں کو روشن رکھے یا انعم صباحا (صبح کی وجہ سے خوش باش رہو) کہا کرتے۔ لیکن اسلام نے اس طریق کو بدل کر وہ طریق اختیار کیا۔ جو نہایت اعلےٰ ہے۔ اور جس کی نظیر کسی اور مذہب میں نہیں مل سکتی:۔

احادیث میں سلام کہنے کی اس قدر تاکید ہے۔ کہ حضرت انس رضؓ جو بچپن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر سایہ رہے فرماتے ہیں۔ مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ یہ نصیحت کی۔ کہ اے میرے بچے۔ جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جائے۔ تو ان کو سلام کیا کر۔ تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر اس کے نتیجہ میں برکت نازل ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔ کہ سب باتوں سے زیادہ اچھی بات کونسی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ اور آشنا و بیگانہ کو السلام علیکم کہنا:۔

جامع ترمذی میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ تم بہشت میں کبھی داخل نہیں ہوسکتے۔ جب تک ایمان نہ لاؤ۔ اور پورے ایماندار کبھی نہیں بن سکتے۔ جب تک آپس میں محبت پیدا نہ کرو۔ اور یاد رکھو۔ کہ محبت پیدا کرنے کا یہ طریق ہے۔ کہ آپس میں سلام کثرت سے کرو:۔

ایک دفعہ ایک شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس نے السلام علیکم کہا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سلام کے جواب میں وعلیکم السلام فرمایا۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کے لئے دس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک اور شخص آیا۔ اور اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ اور اُسے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا۔ اس شخص کے لئے بیس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک تیسرا شخص آیا۔ اور اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ فرمایا۔ جب وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں:۔

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ السلام علیکم کہنے کی کس قدر فضیلت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہؓ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم سلام کہنے کے بے حد شائق تھے۔ بعض دفعہ وہ محض اس لئے بازار چلے جاتے کہ وہاں چونکہ زیادہ لوگ ملیں گے اس لئے ہم بار بار السلام علیکم کہکر بار بار ثواب حاصل کرسکیں گے۔ ہمارے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ اسلام کے اس امتیازی نشان کو پوری شان کے ساتھ قائم رکھیں۔ اور ہمیشہ ایک دوسرے سے ملتے وقت السلام علیکم کہا کریں:۔

گرہست کے متعلق بانئ آریہ سماج کا حکم

رفتارِ زمانہ اور حالات پیش آمدہ دُنیا کو مجبور کرکے جس طرح اسلامی تعلیم کی طرف لا رہے ہیں۔ اس کی واضح مثالیں ہم آئے دن پیش کرتے رہتے ہیں۔ اسلام کے اس غلبہ اور فضیلت کو دیکھ کر ہمارے آریہ دوستوں کو بھی ویدک دھرم کی فضیلت کے اظہار کا شوق چراتا ہے مگر اس شوق کو وہ کس قدر مضحکہ خیز طریق پر پورا کرتے ہیں۔ اور ویدک دھرم کی مزعومہ فضیلت کے اظہار کے لئے وہ کس طرح اپنے سوامی دیانند جی کی طرف سے پیش کردہ ویدک تعلیم کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ اس کی ایک دلچسپ مثال پیش کی جاتی ہے:۔

صوبہ سرحد کی انجمن بے کاراں نے تجویز کی۔ کہ اسمبلی میں اس مطلب کا ایک بل پیش کراکر پاس کرا یا جائے۔ کہ ہر سرکاری ملازم پچیس ۲۵ سال کی سروس کے بعد ریٹائر کردیا جائے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ ایک معمولی بات تھی۔ جس پر کسی لمبے چوڑے تبصرہ کی ضرورت نہ تھی۔ تاہم آریہ معاصر "پرکاش (۱۲ر اکتوبر) نے اسے ضروری سمجھا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"ہماری جگہ اگر کوئی قادیانی ٹائپ کا آدمی ہوتا۔ تو جھٹ کہہ اٹھتا۔ کہ یہ ویدک سدھانتوں کی وجہ ہے۔ اگر کوئی پوچھتا۔ کہ کس طرح؟ تو وہ جواب دیتا۔ کہ ویدک ورن آشرم مریادا کے مطابق ہر ایک آریہ کو ۵۰ ورش کے بعد گرہستھ سے ریٹائر ہونے کا آدیش ہے۔ مرزائیوں کی طرف سے اس تجویز کی مخالفت تو ضرور ہوگی۔ اس لئے نہیں۔ کہ انہیں سرکاری ملازمین سے ہمدردی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ عملی طور پر ورن آشرم مریادا کے اصول کو تسلیم کر لیا جائے گا۔ اور اگر اسی طرح ویدک سدھانت تسلیم کئے جاتے رہے۔ تو ایک نہ ایک دن سرحد میں آریوں کا راجیہ قائم ہوجائے گی"

اس بارے میں پہلی گزارش تو یہ ہے۔ کہ آپ کی جگہ کوئی "قادیانی ٹائپ کا آدمی" ہوتا ہی کیوں۔ "قادیانی" تو ویدک سدھانتوں کی نامعقولیت ثابت کرنے کے لئے مامور ہیں۔ اور وہ ایسا ہی کر رہے ہیں۔ پھر "ویدک سدھانتوں کی وجہ" کی کوئی عملی مثال پیش کی جاتی۔ تو ایک بات بھی تھی۔ لیکن ایک انجمن بے کاراں کی تجویز پر جو ابھی پیش ہوکر پاس ہونے تک کئی مدارج اور مراحل طے کرنے والی ہے۔ ویدک سدھانت کی درجے کی بنیاد رکھنا جہاں ویدک سدھانتوں کی ہتی دامانی۔ اور غیر معقولیت کا خود اقرار کرنا ہے وہاں اخبار "پرکاش" کے دماغی افلاس اور پریشان خیالی کا بھی ثبوت ہے۔ پھر لطف یہ ہے۔ کہ یہ بات جو ویدک سدھانت کی حیثیت میں ہمارے سامنے پیش کی گئی ہے وہ اس سدھانت کے بالکل خلاف ہے۔ جو سوامی دیانند صاحب نے "ستیارتھ پرکاش" میں پیش کیا ہے۔ اخبار "پرکاش" نے تو ویدک سدھانت یہ بتایا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ کو ۵۰ ورش کے بعد گرہستھ سے ریٹائر ہونے کا آدیش ہے۔ لیکن سوامی جی نے جو ویدک تعلیم پیش کی ہے۔ اس میں "اعلےٰ درجہ کا برہمچریہ ۴۸ برس کا" اور "اوسط درجہ کا ۴۴ برس کا" بیان ہوا ہے۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۱)

اور یہ امر تو غالباً "پرکاش" کو معلوم ہی ہوگا۔ کہ "گرہستھ" برہمچریہ کے بعد شروع ہوسکتا ہے۔ پھر کیا یہ امر مضحکہ خیز نہیں کہ سوامی جی کے نزدیک ویدک تعلیم کے رو سے جو عمر گرہستھ میں داخل ہونے کی ہے وہ معاصر "پرکاش" کے نزدیک گرہستھ سے ریٹائر ہونے کی ہے ...

ایک آریہ کا جاہلانہ اعتراض

آریہ اخبارات میں اسلام پر جس قسم کے بے ہودہ اور جاہلانہ اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ اس کی ایک مثال اخبار آریہ مسافر لاہور (۲ اکتوبر) سے پیش کی جاتی ہے۔ اس میں "عجیب الجھن" کے عنوان سے آریہ سماج کے ایک بہت بڑے فاضل "شری سوامی وِدیانندجی مہاراج نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس کا بہت سا حصہ لوٹ یا ڈاکہ کی مذمت اور برائیوں پر مشتمل ہے۔ اور پھر بالکل غلط رنگ میں اسلام کی طرف لوٹ مار کی تعلیم منسوب کرنے کے بعد لکھا ہے۔

"لوگ لوٹ کو گناہ سمجھتے ہیں۔ مگر لوگوں کی بات ماننے والے بیوقوف ہیں۔ ہم تو اللہ کی بات کو سچی مانتے ہیں۔ اس نے لوگوں کے سوال کرنے پر سوچ سمجھ کر لکھا یا جواب دیا ہے۔ یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول۔ لوگ پوچھتے ہیں لوٹ کی بابت۔ کہو کہ جو لوٹو واسطے اللہ کے اور اس کے بھیجے ہوئے مرسل کے لئے بہت بڑھیا بات ہے۔"

دراصل یہ الجھن سوامی جی کی جہالت کی کرشمہ سازی ہے۔ ورنہ اگر وہ انفال کے مطلب سے آگاہ ہوتے۔ تو اس الجھن میں نہ پھنستے۔ انفال کے معنے جیسا کہ سوامی جی نے سمجھ رکھا ہے۔ لوٹ کے نہیں بلکہ اس مال غنیمت کے ہیں۔ جو میدان جنگ میں فاتح قوم کے ہاتھ آئے۔ اور اس مال کے متعلق چونکہ پہلے یہ طریق تھا۔ کہ جو جس کے ہاتھ آئے لے لے۔ اور اس سے باہم فساد کا احتمال رہتا تھا۔ نیز قومی تعمیر کے سلسلہ میں پیش آمدہ ضروریات کو پورا کرنے کے مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلام نے یہ تعلیم دی۔ کہ یہ مال دراصل خدا اور اس کے رسول کے سمجھنے چاہئیں۔ اور ان کی طرف سے ہی تقسیم سمجھنی چاہیئے صرف یہ بات تھی جسے معاصر آریہ مسافر کے فاضل نامہ نگار اور مدیر نے کہاں سے کہاں پہونچا دیا۔

اب اس کے بعد اگر مال غنیمت سے استفادہ پر اعتراض ہو۔ تو ہم اس کی نابینا آنکھ کے لئے سرمۂ بصیرت پیش کرتے ہیں۔ سوامی دیانند صاحب ستیارتھ ص۱۳۷ پر لکھتے ہیں۔

"اس آئین کو کبھی نہ توڑے کہ لڑائی میں جس جس ملازم یا افسر نے جو گاڑی گھوڑا۔ ہاتھی۔ چھتر۔ دولت۔ رسد گائے وغیرہ جانور نیز عورات اور دیگر سب قسم کا مال و متاع اور گھی و تیل وغیرہ کے کپے فتح کئے ہوں۔ وہی اس کو لیوے۔ لیکن فوج کے آدمی فتح کی ہوئی چیزوں میں سے سولہواں حصہ راجا کو دیویں اور راجا بھی اس دولت میں سے جو سب نے مل کر فتح کی ہو سولہواں حصہ فوج کے سپاہیوں کو دیوے۔"

انفال کو لوٹ قرار دینے اور اس پر اعتراض کرنے والے "آریہ مسافر" کو چاہیئے کہ اپنے سوامی کا مذکورہ بالا حوالہ ملاحظہ کرے۔ اور سمجھ لے کہ اس کا اعتراض نہ صرف اسلام سے ناواقفی بلکہ اپنی مذہبی تعلیم سے بھی جہالت کا نتیجہ ہے۔

سمندر پار کے اردو دان

ہندوستان کے ایک معزز و موقر اردو رسالہ نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ غیر ممالک کے جو احباب زبان اردو سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ وہ اپنی تحریر کا نمونہ عکس کی اشاعت کے لئے بھجوا دیں۔ لہٰذا جملہ مبلغین ممالک خارجہ سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں کے بہترین اردو دان کے خط کا نمونہ مذکورہ بالا غرض کے لئے میرے نام جلد سے جلد بھجوا دیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عملی ثبوت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ سے علم پاکر تحریر فرماتے ہیں کہ "خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے۔ اور مجھے مخاطب کرکے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اور مجھے ایک جگہ دکھا دی گئی۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا۔ کہ وہ زمین ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہونچ کر مجھے کہا۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی۔ کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی۔ اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے۔ لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں۔ اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی۔ میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلد ہی انتظام کیا جائے۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے۔ جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ اس میں برکت دے۔ اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین"

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

احباب و عہدیداران جماعت کی توجہ کیلئے

ضروری اعلان

اس دفعہ چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک بہت عرصہ پہلے ماہ جون میں احباب تک بھجوائی جا چکی ہے۔ تا احباب اور جماعتیں آخر نومبر ۱۹۳۸ء تک بسہولت یکمشت یا بذریعہ اقساط یہ رقم ادا کر سکیں۔ پھر دوسری سہولت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ فرما دی تھی۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی شرح کو گھٹا کر بجائے پندرہ فیصدی کے دس فیصدی مقرر فرما دی لیکن باوجود ان سہولتوں کے احباب کی طرف سے اس چندہ کی ادائگی میں وہ سرگرمی ظاہر نہیں ہو رہی جو ہونی چاہیئے۔

اب جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔ جس کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ احباب اور جماعتوں کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی چندہ جلسہ سالانہ جلد وصول کر کے روپیہ مرکز میں بھجوائیں احباب کو معلوم ہوگا کہ گزشتہ مجلس مشاورت پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس چندہ کو لازمی قرار دے دیا ہے۔ پس کوشش ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ کوئی شخص اس چندہ سے مستثنیٰ نہ رہے۔ اور جماعت کی خواتین کو بھی اس چندہ میں شریک

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

میادی نانوں میں تبلیغ

گیانی واحد حسین صاحب میادی نانوں سے لکھتے ہیں۔ انفرادی تبلیغ کے علاوہ نماز جمعہ کے بعد ضرورت جماعت کے متعلق لیکچر دیا۔ اور رات کو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اصلاح رسوم پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ یہاں سے ایک اور گاؤں میں گیا۔ ان کو انفرادی تبلیغ کی گئی شب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریر کی جس میں امام مہدی کے نشانات وفات مسیح اور مسلمانوں کی موجودہ حالت بتا کر احمدیت کی دعوت دی گئی۔ ایک بدزبان مولوی جو پاس کے گاؤں کا رہنے والا تھا۔ وہ آیا۔ لیکن خدا کے فضل سے شرمندہ ہو کر واپس ہوا۔ یہاں سے ایک اور گاؤں میں گیا۔ جہاں پر عیسائیوں سے مناظرہ مقرر تھا۔ غیر احمدی کثرت سے شامل تھے۔ ایک گاؤں میں دو لیکچر دئے۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھا اثر ہوا۔

سندھ میں تبلیغ

حکیم ملک میر احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مسن تحریر کرتے ہیں۔ یہاں آریوں کا جلسہ تھا۔ اس میں پنڈت دھرم سیوا نامی ایک شخص نے تقریر کی جو عالمگیر دھرم پر تھی۔ انہی پنڈت صاحب نے یہ مشہور کیا ہوا ہے۔ کہ وہ اصل میں مسلمان تھے اور دیوبند میں تعلیم حاصل کی۔ اسلامی نام محی الدین تھا۔ بعد میں اسلام کو ترک کر دیا اور آریہ مذہب اختیار کیا۔ اسی تقریر میں عالمگیر مذہب کا یہ معیار بیان کیا۔ کہ اُس کی بنیاد اعلےٰ خیالات پر ہو۔ نہ کہ فوجی طاقت پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب کے ملک میں تمام زندگی بسر کی۔ وہ دوسری تمام دنیا کے لئے کس طرح ہادی بن سکتے ہیں۔ جلسہ کے بعد ان کے اعتراضات کے جواب دئے۔ اس کے بعد بخاری شریف کی چند احادیث پر اعتراض کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب دئے۔ جنکو انہوں نے تسلیم کیا۔ ان کے صدر نے کہا کہ کل کے جلسہ میں آپ آجاویں ہم آپ کو ایک گھنٹہ وقت دیں گے۔ چنانچہ ہم گئے۔ لیکن ان کے صدر نے کہا کہ صرف ۵ منٹ وقت دیا جائیگا لوگوں نے کہا کہ ایک گھنٹہ کا اعلان ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ اچھا نصف گھنٹہ دیدو۔ مگر وہ بھی نہ دیا۔ اور کہا کہ مناظرہ کا چیلنج ہمیں دیدو۔ ہم نے کہا کہ اچھا ہم طیار رہیں۔ پھر اس سے بھی انکار کر دیا۔ ہم نے شہر میں عظیم الشان جلسہ کیا۔ جس میں بہت سے ہندو اور مسلمان شریک تھے۔ آریوں نے بہت زور لگایا کہ ہمارا جلسہ نہ ہو۔ مگر پولیس نے ان کی بات نہ مانی۔ اور ہماری تقریر آریوں کے خلاف تمام ہندو مسلمانوں نے خوب سنی۔ اپنی تقریر میں میں نے یہ یہ ثابت کیا کہ ویدوں کی زبان عالمگیر نہیں اور جن پر وید نازل ہوئے ان کے بارہ میں اختلاف ہے۔ اس کے مقابل پر اسلام کے حالات سب محفوظ ہیں۔ زبان عالمگیر۔ تعلیم آسان اور کتاب کا دعوےٰ موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔

دلیل پور میں تبلیغ

راجہ خان بہادر صاحب موضع دلیل پور سے تحریر کرتے ہیں کہ یہاں غیر احمدیوں سے مباحثہ وفات و حیات مسیح پر قرار پایا اور وقت مقرر ہو گیا۔ لیکن جب ہم عشاء کے بعد مسجد میں پہنچے۔ تو غیر احمدیوں کے ایک اور مبلغ آئے اور نماز کے بعد تقریر شروع کر دی۔ جس کا لب لباب یہ تھا۔ کہ احمدی مبلغ کی تقریر نہ سنو۔ لیکن ہمارے مکرم مولوی غلام احمد صاحب اختر نے تلاوت قرآن مجید شروع کی۔ غیر احمدی مولوی نے شور مچانا شروع کیا۔ کہ بس بس ہم نہیں سننا چاہتے۔ ہمارے ساتھ احمدی دوبارہ شرائط طے کریں۔ اور مناظرہ کر لیں ہم نے آمادگی ظاہر کی۔ مگر غیر احمدیوں نے نہیں مانا۔ اپنی ضد پر اڑے رہے مجبوراً ہم چلے آئے پبلک پر اچھا اثر ہوا

کلکتہ میں تبلیغ

مولوی محمد یار صاحب عارف مبلغ کلکتہ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ ایام زیر رپورٹ میں تین تبلیغی جلسے کئے گئے ان میں صداقت اسلام اور اسلام کا زندہ خدا اور صداقت مسیح موعودؑ کے مضامین پر تقریریں کی گئیں۔ اور ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ انفرادی تبلیغ کی گئی۔ ہر روز درس قرآن کریم وکتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا گیا۔ ایک جلسہ کے اختتام پر ایک غیر احمدی نے حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی صداقت کے متعلق سوال کیا۔ اس کو مدلل جواب دیا گیا جس میں ان تائیدات کو پیش کیا گیا جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی کی ہیں ہفتہ مختتمہ ۱۲ ستمبر میں چار پبلک جلسے کئے گئے۔ مختلف مضامین پر تقریریں کی گئیں۔ دوسرے احمدی احباب نے بھی تقریریں کیں۔ میری تقریر انگریزی میں تھی۔ اس میں بتلایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سب ادیان کے موعود ہیں۔ اور کہ آنے والا دراصل ایک ہی تھا جس کو مختلف نام دئے گئے۔ سننے والوں کی تعداد ڈیڑھ دو صد کے قریب تھی۔ جو سب تعلیمیافتہ تھے۔ اور اکثریت ہندوؤں کی تھی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے سب متاثر ہوئے اور ہاتھوں ہاتھ ہم سے پڑھنے کے لئے ہم سے لٹریچر لیا۔ جن کو نہ ملا۔ انہوں نے آئندہ دئے جانے کے لئے درخواست کی پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ بھی تبلیغ کی گئی خطبہ جمعہ میں تبلیغ کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے احباب نے پہلے سے زیادہ حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔

راولپنڈی میں تبلیغ

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ حلقہ راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں کہ ہفتہ زیر رپورٹ میں ایک پبلک جلسہ کمپنی باغ راولپنڈی میں منعقد کیا گیا جس میں قرآن کریم مکمل اور اس کی تعلیم عالمگیر ہے پر لیکچر دیا۔ غیر احمدی اور غیر مسلم طبقہ نے بھی شمولیت کی اور لیکچر کو پسند کیا ملک عطاء اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی تبدیلی کے موقع پر ممبران نے انکو ٹی پارٹی دی۔ ملک صاحب نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ علاوہ پبلک جلسہ کے دو لیکچر مقامی طور پر ایک "خدام الاحمدیہ کے احیاء" پر دوسرا خلافت جوبلی فنڈ اور جماعت کی ذمہ واری پر دیا۔ باقاعدہ درس قرآن کریم حدیث شریف وکتب حضرت مسیح موعودؑ ہوتا رہا۔ اور بچوں کی تربیت کی جاتی رہی

بہار میں تبلیغ

سید وزارت حسین صاحب مونگھیر سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایام زیر رپورٹ میں انصار اللہ کا ایک جلسہ ہوا جو حقوق والدین کے مسئلہ پر تقریر کی گئی اور چھ مختلف محلہ جات میں تبلیغ کی گئی۔ ۶۵ ٹریکٹ ورسائل و الفضل کے پرچے تقسیم کئے گئے ۷۴ غیر احمدی اصحاب کو اور ۸ ہنود کو تقسیم کئے گئے اور ۱۷۵ افراد کو تبلیغ کی گئی

ایک غیر احمدی مولوی سے دلچسپ گفتگو

مولوی محمد منیر صاحب قریشی مبلغ محمود آباد فارم سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ باندھی میں ۲ لیکچر دئے۔ قبولیت دعا اور اصلاح نفس پر اور محمود آباد فارم میں چار لیکچر ہوئے۔ ایک تربیتی اور تین تبلیغی محمود آباد فارم کے ایک علاقہ میں مولوی عطاء اللہ صاحب کے مکان پر ایک غیر احمدی سندھی مولوی سے ۲½ گھنٹہ تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ ۱۲ غیر احمدی معززین کو پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ نیز ایک تقریر پنجابی میں کی۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمکو کیا دیا اسمیں تمام ان احسانات کو پیش کیا جو حضرت اقدس کے ہم پر ہیں ایک زمیندار فان محمد نے چند سوالات پیش کئے۔ ان کے جوابات سمجھائے گئے

اور کہا کہ اب آپ مولوی صاحب کو کہیں کہ وہ پیش کریں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے پیش کئے۔ جب ان کے جوابات دیئے گئے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا اثر ہوا۔ کہ خود جان محمد زمیندار نے جو مولوی صاحب کو لائے تھے کہا کہ ان سوالوں کے جوابات ہم کو پورے مل گئے اور مولوی صاحب کو کہا کہ اب ان کو پیش نہ کرنا۔ اس طرح سلسلہ اعتراضات بالکل بند ہو گیا اس کا اثر ہمارے مینیجر اور غیر احمدی حکیم صاحب پر بہت ہوا۔ اور انہوں نے مولوی صاحب کو کہا کہ صبح آ کر فارم میں کوئی معقول سوال کرنا ورنہ ہم احمدی ہو جائیں گے۔

باندھی میں تبلیغ

محمد مبارک صاحب مبلغ باندھی سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ انفرادی تبلیغ کی گئی اور معززین کو پیغام حق پہنچایا گیا کشتی نوح اور ملفوظات حضرت اقدس کا درس دیا گیا۔ الفضل سے سندھی میں ترجمہ کر کے مضمون سنائے گئے سٹیشن باندھی پر تبلیغ کی گئی۔ ایک ہیڈ ماسٹر صاحب سکول پر اچھا اثر ہوا ہے

کوہاٹ میں تبلیغ

مولوی محی الدین صاحب کوہاٹ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ یہاں کانگریس کا جلسہ ہوا کئی ہزار لوگ جمع ہوئے مجھ کو بھی تبلیغ کا موقع میسر آیا۔ شورش وزیرستان اب زیادہ ہو گئی ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

کشمیر میں تبلیغ

منشی غلام محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ ناسنور سے تحریر کرتے ہیں کہ ۱۳۳ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ ایک ٹریکٹ وفات مسیح ناصری ع تقسیم کیا گیا۔ ایام زیر رپورٹ میں تین مواضعات میں تبلیغی دورہ کیا گیا۔

شیخوگڑھ میں تبلیغ

محمد امام صاحب شیخوگڑھ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ مولوی صاحبان نے یہاں یہ اعلان کر دیا تھا کہ قادیانی سے کلام سلام کرنا سخت منع ہے اس دھمکی سے لوگ کلام سلام نہیں کرتے تھے۔ اسی وجہ سے تقریر کرنے کا ہی موقع نہ ملا۔ اپنے خاندان کی عورتوں میں قرآن کریم کا درس شروع کیا۔ پہلے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھا کر ایک مہینہ کے اندر پندرہ سیپارے اچھی طرح سے پڑھا دیئے اس سے سارے محلہ میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ قادیانی صرف ایک مہینہ میں قرآن کریم پڑھا دیتا ہے اور ایک پیسہ بھی نہیں لیتا ہمارا مولوی تین سال میں قرآن کریم ختم کراتا ہے۔ اور ہر مہینے ۸ آنے لیتا ہے اور ہر جزو کے اختتام پر ہدیہ بھی لیتا ہے۔ ہمارے محلہ میں چند بیمار تھے۔ توکل علی اللہ ان کا علاج شروع کیا۔ تین روپے خرچ کر کے دوا منگوا دی اور سب کو دوا مفت دی۔ خدا تعالیٰ نے سب کو صحت عطا فرمائی۔ ایک حکیم نے میری بڑی مخالفت کی۔ لیکن اس کی مخالفت بے سود گئی میرے لئے اس کی مخالفت بہت سودمند ثابت ہوئی۔ صدیق دیندار کے ایک مرید سے مسئلہ نبوت پر بحث ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس پر اچھا اثر ہوا۔ آخر میں انہوں نے یہ اقرار کیا کہ ہم غلطی پر ہیں۔ ایک پیغامی دوست سے گفتگو ہوئی۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا انہوں نے وعدہ کیا کہ میں غور کروں گا۔ میں ایک اور گاؤں میں گیا۔ وہاں لوگوں نے تقریر کرنے کے لئے کہا مگر بعض نے کہا کہ آپ اپنے عقاید بیان کریں ہم سوالات بھی کرتے جاویں گے۔ اس طرح ہم کو زیادہ فائدہ پہونچے گا۔ خدا کے فضل سے وہاں کے لوگوں پر بھی بہت اچھا اثر ہوا۔

پٹیالہ میں تبلیغ

مولوی جمیل الرحمٰن صاحب امیر وفد سامانہ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ ایک گاؤں میں پہنچ کر مقامی امام مسجد کو تبلیغ کی گئی۔ نصف گھنٹہ کے بعد کافی آدمی جمع ہو گئے۔ امام وقت کی شناخت اور حضرت مسیح موعود ع کی نبوت و نزول ابن مریم والی حدیث کے معنے۔ امام مہدی رسول کریم ص کی قبر میں کس طرح دفن ہوتے۔ چودھویں صدی کے علماء کی حالت اور رسول کریم ص کی پیشگوئی دربارہ علماء وغیرہ وغیرہ مضامین پر ٹھوس طور پر تبلیغ ہوتی اور سامعین نے نہایت ہی اچھا اثر قبول کیا۔ اور پھر آنے کی دعوت دی۔ وہاں سے روانگی پر راستہ میں انفرادی تبلیغ کی گئی۔ کم و بیش ۴۵ افراد تک خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ آواز پہنچائی گئی ہے۔

شکار میں لیکچر

بشیر احمد صاحب منیر شکار سے تحریر کرتے ہیں کہ انتخاب عہدہ داران جماعت کیا گیا۔ ایک تقریر ایک غیر احمدی کے مکان پر کی گئی۔ جس میں مضامین خاتم النبیین و صداقت حضرت مسیح موعود پر کماحقہ روشنی ڈالی۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ ایک اور لیکچر اسمہ احمد کی پیشگوئی پر دیا جو چودھری نتھو خان صاحب کے مکان پر ہوا۔ اس میں بتلایا کہ اسمہ احمد والی آیت میں احمد سے مراد وہ ہے جس نے کہا ہے کہ ؎

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

پھر دنجواں میں پہنچ کر ایک تربیتی جلسہ کیا جس میں تبلیغ کی طرف اور اپنے آپ کو احمدیت کا نمونہ بنانے کی طرف توجہ دلائی۔

ملتان میں تبلیغ

مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر بستی دریام سے تحریر فرماتے ہیں کہ لودھراں سے روانہ ہو کر ایک مقام میں جلسہ کا انتظام کیا۔ اور ہستی باری تعالیٰ اور صداقت احمدیت پر تقریر کی۔ اسی طرح شام کو بھی ایک اور مقام پر تقریر کی۔ غرض مختلف مقامات پر صداقت احمدیت کے متعلق کئی تقریریں کیں۔ ٹریکٹ بھی مناسب طرز پر تقسیم کئے گئے۔ نیز خاص ملتان میں جہاں غیر احمدی اور غیر مسلم معززین شریک جلسہ تھے انسانی پیدائش کی غرض اور صداقت اسلام پر لیکچر دیا۔

اچھوت اقوام میں تبلیغ

بھائی محمد الدین صاحب ضلع امرتسر و لاہور کی اچھوت اقوام کے دورہ کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ خدا کے فضل سے قریباً ۶ گھر جن کے کل افراد ۴۸ کے قریب ہیں مسلمان ہو چکے ہیں۔ (مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ)

انجمن ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کیلئے اعلان

انجمن احمدیہ گوجرانوالہ ۱۰-۱۱ اکتوبر ۳۸ء کو جلسہ کر رہی ہے۔ جس میں بیرونجات کی جماعتیں بھی شریک ہوں گی۔ اس جلسہ کے اخراجات کا بہت حد تک مقامی جماعت نے انتظام کر لیا ہے۔ لیکن پچاس روپیہ تک ضلع گوجرانوالہ کی باقی انجمنوں سے چندہ کی اجازت مانگی ہے۔ لہذا پچاس روپیہ تک جماعت گوجرانوالہ کو ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں سے چندہ وصول کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ جو صاحب امیر صاحب کی چٹھی لے کر چندہ کی وصولی کے لئے آئیں۔ انہیں با خذ رسید چندہ بصورت جنس یا نقدی حسب توفیق دے کر ممنون فرمائیں۔ لیکن اس چندہ کا مرکزی چندہ پر کوئی اثر نہ پڑنا چاہیئے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

مجالس خدام الاحمدیہ کی ماہوار رپورٹ

بیرونی مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے گذشتہ ماہ کی کارگذاری کی اطلاع ۱۰ ؍اکتوبر تک پہنچ جانی چاہیئے۔ بعد میں آنے والی رپورٹوں کا ذکر ماہوار رپورٹ میں نہ کیا جا سکے گا۔ عہدہ داران اپنے فرائض کی ادائیگی کے متعلق چستی سے کام لیا کریں۔

سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

پارلیمنٹ میں وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

عالمگیر جنگ روکنے کیلئے کیا کیا گیا

۳ ر اکتوبر - ہاؤس آف کامنز میں جب مسٹر چیمبرلین تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو گورنمنٹ بنچوں اور ان کے حامیوں کی طرف سے انہیں متواتر اور پرزور چیرز دئے گئے۔ آپ نے تقریر کو شروع کرتے ہوئے کہا۔ کہ گزشتہ بدھ کو پارلیمنٹ کا اجلاس جنگ کے فوری اور زبردست خطرات کے سایہ میں ہوا تھا۔

جنگ کا خطرہ

ہمیں ایک ایسی جنگ سامنے نظر آ رہی تھی۔ جو گزشتہ تمام جنگوں سے زیادہ خوفناک اور خطرناک ہوتی میرے بیٹھنے سے پہلے پہلے مجھے ایک پیغام موصول ہوا۔ جس نے ہمارے دلوں میں نئی امید پیدا کر دی۔ کہ ممکن ہے۔ اب بھی دنیا کے امن کو تباہی سے بچایا جا سکے۔ اور چند دن کے بعد ہم یہ دیکھکر خوش ہو رہے ہیں اور خدا کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ کہ تشویش اور خطرے کے بادل ہمارے سروں سے چھن بھن ہو گئے ہیں۔ گزشتہ چند ہفتوں میں کیبنٹ کے ممبروں پر ذمہ داری کا بہت زیادہ بوجھ رہا ہے۔ قدرتی طور پر بعض اشخاص کے کندھوں پر دوسروں کی نسبت زیادہ بوجھ پڑا ہے۔ اگرچہ ہر ایک نے اپنا اپنا حصہ ادا کیا ہے۔ لیکن میں اس شخص کو خاص طور پر خراج تحسین ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جس کے کندھوں پر ان فیصلوں کا بوجھ پڑتا رہا۔ جو روزانہ بلکہ ہر ایک گھنٹہ ہوتے رہے وزیر خارجہ نے اپنے وطن بلکہ تمام بنی نوع انسان کی طرف سے اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں جس تحمل

اور بردباری کا ثبوت دیا ہے۔ اس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ ان کی مثال نے ہمیں اس آزمائش میں سے گزرنے پر آمادہ کیا۔ جس میں سے ہم ابھی ابھی کامیابی کے ساتھ نکلے ہیں۔

دو باتیں

پیشتر اس کے کہ میں اس معاہدہ کا ذکر کروں جس پر میونچ کے مقام پر دستخط کئے گئے۔ میں ہاؤس کو دو باتیں یاد کرانا چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں معاہدہ کی شرائط پر غور کرتے وقت ان دو باتوں کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ ہم وہاں یہ فیصلہ کرنے نہیں گئے تھے۔ کہ ان سوڈٹین رقبہ جات کو جن میں جرمنوں کا غلبہ ہے۔ جرمنی کے حوالے کر دیا جائے کیونکہ اس سوال کا فیصلہ تو اسی وقت ہو گیا تھا۔ جب چیک گورنمنٹ نے برطانوی فرانسیسی تجاویز کو منظور کر لیا تھا۔ ہم نے صرف ان رقبہ جات کے انتقال کی شرائط اور وقت کا فیصلہ کرنا تھا۔ اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل تھی۔ کہ وقت کا سوال سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ جنگ کے تمام اسباب موقعہ پر موجود تھے۔ اور کسی وقت بھی تصادم شروع ہو کر خوفناک جنگ کی شکل اختیار کر سکتا تھا۔ دونوں طرف ایسے انتہا پسند موجود تھے۔ جو اشتعال انگیز کارروائیاں کرنے کے لئے تیار تھے۔ علاوہ ازیں اسلحہ جات صرف باقاعدہ فوجوں تک محدود نہیں تھے۔ اندریں حالات یہ ضروری تھا کہ ہم جلدی کوئی ایسا فیصلہ کرتے کہ علاقوں کے انتقال کا یہ مشکل کام جتنی جلدی ممکن ہو سکے

سرانجام پا جائے۔ اور ایسے طریقہ سے کیا جائے۔ کہ دونوں ممالک میں تصادم کا کوئی امکان نہ رہے۔ کیونکہ اگر اس قسم کا کوئی تصادم ہو جاتا۔ تو امن کے لئے ہماری تمام کوششیں رائگاں جاتیں ہاؤس کو یاد ہو گا۔ کہ جب میں نے پچھلی بار تقریر کی تھی۔ تو میں نے گوڈس برگ میمورنڈم کی شرائط پیش کی تھیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ ہاؤس میمورنڈم کی شرائط سے واقف ہو گا آپ کو یاد ہو گا۔ کہ میں نے گوڈس برگ میں رائے ظاہر کی تھی۔ کہ شرائط اس قسم کی ہیں۔ کہ ان سے دنیا کی رائے عامہ کو سخت دھکا لگے گا۔ اور چیک گورنمنٹ انہیں فوراً مسترد کر دے گی۔ نتائج نے میرے اس خیال کی تصدیق کر دی۔ چیک گورنمنٹ نے ان شرائط کو فوراً اور غیر مشروط طور پر نامنظور کر کے ہمیں اپنے فیصلے کے متعلق مطلع کر دیا۔

شرائط کا فرق

میرے خیال میں ہاؤس یہ جاننا چاہتا ہے کہ ان شرائط اور میونچ کانفرنس کی شرائط میں کیا فرق ہے۔ کیونکہ یہ فیصلہ ان دستاویز پر غور کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں سب سے پہلے میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ گوڈسبرگ میمورنڈم اگرچہ تجاویز کی صورت میں پیش کیا گیا تھا۔ لیکن درحقیقت وہ ایک الٹی میٹم تھا۔ جس کی میعاد صرف چھ دن تھی لیکن معاہدہ میونچ میں ہم برطانوی فرانسیسی تجاویز کی طرف واپس آ جاتے ہیں۔ اور اس میں جو شرائط پیش

کی گئی ہیں۔ ان کی تکمیل کی ذمہ داری چار طاقتوں کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ دوم میونچ کانفرنس میں سوڈٹین علاقہ پر قبضہ کے لئے یکم اکتوبر سے لے کر ۱۰ ر اکتوبر تک مختلف منزلیں مقرر کر دی گئیں۔ تیسرے معاہدہ میونچ کی رو سے جرمن فوجیں جس لائن تک جائینگی وہ وہ لائن نہیں ہے۔ جو گوڈسبرگ میمورنڈم کے ساتھ منسلکہ نقشے میں کھینچی گئی تھی۔ اس لائن کا فیصلہ بین الاقوامی کمیشن کرے گا۔ جس میں جرمنی اور چیکوسلواکیہ دونوں کو نمائندگی حاصل ہو گی۔ چوتھے میونچ کانفرنس کے ماتحت ان تمام رقبہ جات کا فیصلہ انٹرنیشنل کمیشن کرے گا جن میں استصواب رائے عامہ عمل میں لایا جائے گا۔ جرمنی نے اپنے نقشہ میں جو لائن کھینچی تھی۔ اس میں کئی ایسے علاقے بھی آ جاتے ہیں جن میں جرمنوں کو اکثریت حاصل نہیں گوڈسبرگ میمورنڈم کی رو سے استصواب رائے والے علاقوں پر استصواب رائے شروع ہونے تک جرمن اور چیک فوجوں کا قبضہ رہنا تھا۔ استصواب رائے کے دوران میں دونوں کو اپنی فوجیں ہٹانی پڑتیں۔ معاہدہ میونچ کے ماتحت اگرچہ چیک گورنمنٹ کے لئے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ موجودہ انتظامات کو تباہ کئے بغیر اپنی فوجوں کو ہٹا لے لیکن گورنمنٹ پر قابل اعتراض شرائط نہیں ٹھونسی گئیں۔ گوڈسبرگ میموزنڈم کی رو سے چیک گورنمنٹ سے مطالبہ کیا گیا تھا

کہ سوڈیٹن علاقہ سے سامان۔ مویشی اور عام اشیاء وغیرہ بھی نہ اٹھائی جائیں۔ گوڈسبرگ معاہدہ کی رو سے علاقہ کو خالی کرنے کے انتظامات کا فیصلہ کرنا صرف چیک اور جرمن گورنمنٹ کا کام تھا۔ اور عام لوگوں کا خیال تھا۔ کہ اس قسم کا انتظام چیکوں کو زیادہ موقعہ نہیں دے گا۔ معاہدہ میونخ کی رو سے علاقہ کو خالی کرنے کی تفصیل کا فیصلہ انٹرنیشنل کمیشن کرے گا۔ علاوہ ازیں معاہدہ میونخ میں کئی اہم سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں۔ جو گوڈسبرگ میمورنڈم میں موجود نہیں تھیں۔ مثلاً باشندوں کو اپنا علاقہ چھوڑ کر چیک علاقہ میں جانے کی آزادی دی گئی ہے۔ آبادی کے انتقال کے متعلق سہولیات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ معاہدہ کے ساتھ ضمنی ڈیکلریشن لگایا گیا ہے کہ علاقہ کے انتقال کے متعلق دیگر تمام امور کا فیصلہ انٹرنیشنل کمیشن کرے گا۔ علاوہ بریں چیکوں کو سوڈیٹن جرمن قیدیوں اور پولیس اور فوج والوں کو چھوڑنے کے لئے چار ہفتوں کا وقفہ دیا گیا ہے۔ معاہدہ میونخ کی رو سے استصواب رائے والے علاقوں پر فوراً انٹرنیشنل فوج قبضہ کر لے گی۔ گوڈسبرگ میمورنڈم میں یہ ظاہر نہیں کیا گیا تھا۔ کہ دوران میں کون سا نظم قائم ہو گا۔ اور چیکوں کی طرف سے خدشہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ ممکن ہے بڑے بڑے علاقوں کو منتخب کر لیا جاوے۔ معاہدہ میونخ کے ماتحت قرار دیا گیا۔ کہ ووٹ استصواب رائے کے اصولوں پر لیا جائے گا۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ دنیا نے جنگ کا خطرہ دور ہو جانے پر آرام کا سانس لیا ہے۔ میرے خیال میں ہمارے فیصلہ کے ساتھ ہر جگہ ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

ہمدردی

ہمیں ایک بہادر اور چھوٹی قوم کے ساتھ اس قومی نقصان پر ہمدردی ہے۔ ... مسٹر چیمبرلین نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں اس ہاؤس اور اس ملک کے باشندوں کے نام پر کہتا ہوں۔ کہ چیکوسلواکیہ نے آزمائش کے وقت تحمل ضبط اور ڈسپلن کا ثبوت دیا ہے۔ اس قسم کا ثبوت بہت کم قوموں نے پیش کیا ہے اور اس کے اس ضبط و تحمل کا نتیجہ ہے کہ ہماری نظروں میں اس کی وقعت بہت بڑھ گئی ہے۔

جنرل سیروے نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ ان کی گورنمنٹ جرمن قوم کے سامنے کھڑا ہونے کا فیصلہ کر سکتی تھی۔ لیکن اس سے لاکھوں اور کروڑوں اشخاص موت کا شکار ہو جاتے۔ فوج نے جس کی جرأت اور دلیری میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا اب پریذیڈنٹ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ اگر وہ انہیں میدان جنگ میں جانے کا حکم دیتے تو بھی فوج اتنی ہی خوشی کے ساتھ آگے بڑھتی۔ مجھے امید ہے اور میرا اعتقاد ہے کہ نیا چیکوسلواکیہ اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ مضبوط پائے گا۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اسے ایسی پوزیشن میں ڈال دیا گیا ہے۔ جس میں اسے اپنے تمام اقتصادی سسٹم کو ازسر نو ترتیب دینی پڑے گی۔ اس کے سامنے ایسی مشکلات پیش آئیں گی۔ جن کا حل اکیلے چیکوسلواکیہ کے لئے ناممکن ہے ہمیں چیکوسلواکیہ کے وزیر لنڈن کی معرفت چیکوسلواکیہ گورنمنٹ کی اپیل موصول ہوئی ہے۔ کہ انہیں ۳۰ کروڑ پونڈ قرضہ کی فراہمی میں امداد دی جائے میرے خیال میں ہاؤس گورنمنٹ کے ساتھ متفق ہو گا۔ کہ اس اپیل کا ہمدردانہ اور فیاضانہ جواب دیا جائے گا۔ جہاں تک ہم تحقیقات کر سکے ہیں ہمیں معلوم ہوا ہے کہ چیک گورنمنٹ نے ابھی تک کسی اور گورنمنٹ سے اس قسم کی اپیل نہیں کی ہے۔ قرضہ کی شرائط اور کون کون گورنمنٹیں اس میں شامل ہوں گی۔ یہ ایسے معاملات ہیں جن کا فوراً فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ ملک معظم کی گورنمنٹ چیک گورنمنٹ کو اطلاع دے رہی ہے کہ وہ فوراً ایک کروڑ پونڈ پیشگی کا انتظام کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ رقم گورنمنٹ اپنی فوری ضروریات کے لئے کسی وقت لے سکتی ہے۔ اس پیشگی کا آخری قرضہ کے ساتھ کیا تعلق ہو گا۔ اس کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ قرضہ کی شرائط اور تفاصیل کا فیصلہ کرنا ماہرین کا کام ہے۔ لیکن گورنمنٹ چیک گورنمنٹ کو اس کی مصیبت میں امداد دینے کے لئے ایک کروڑ پونڈ کی رقم بغیر کسی قسم کی تاخیر کے دینے کے لئے تیار ہے

ہٹلر سے بات چیت

مسٹر ڈف کوپر نے میری اور ہٹلر کی بات چیت پر تلخ الفاظ میں نکتہ چینی کی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس بات چیت پر شک یا نکتہ چینی کیوں کی جاتے۔ میں نے ہٹلر کے ساتھ کوئی پیکٹ نہیں کیا کوئی نئی پابندی نہیں لی۔ ہمارے درمیان کوئی خفیہ معاہدہ نہیں ہوا۔ ہماری بات چیت کا کسی قوم پر مخالفانہ اثر نہیں پڑتا بات چیت کا مدعا اس تعلق کو ذرا زیادہ کرنا تھا۔ جو میں نے ہر ہٹلر کے ساتھ قائم کیا ہے۔ اور میرے خیال میں موجودہ ڈپلومیسی میں اس قسم کے تعلقات ضروری ہیں۔ ہماری بات چیت کا مدعا یہ دیکھنا تھا۔ کہ ایک جمہوری ملک اور ایسے ملک پر جس میں ڈکٹیٹر کی حکومت ہے کن کن امور پر اتفاق ہو سکتا ہے جس ڈیکلریشن پر مسٹر ڈف کوپر اتنا شک کر رہے ہیں۔ وہ کیا ہے ڈیکلریشن کے پہلے پیراگراف میں لکھا ہے کہ انگلستان اور جرمنی کے تعلقات ان دونوں ممالک اور یورپ کے لئے بھاری اہمیت رکھتے ہیں۔ کیا کوئی ایسا شخص ہے جو اس حقیقت سے انکار کرے۔ دوسرے پیراگراف میں کہا گیا ہے کہ معاہدہ اور جرمن بحری معاہدہ دونوں اقوام کی اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ ایک دوسرے کے خلاف جنگ نہ کی جاتے۔ کیا کوئی شخص اس بات سے انکار کرتا ہے کہ دونوں ممالک کی یہ خواہش ہے۔ کوئی شخص دستاویز کے کسی فقرہ کی مذمت نہیں کر سکتا۔ یہ چیز دونوں ممالک کی خلوص دلی پر منحصر ہے۔ گذشتہ چند ہفتوں کے واقعات سے ہمیں ایک سبق حاصل کرنا چاہئے اور وہ یہ کہ مستقل امن چپ چاپ بیٹھنے اور انتظار کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتا اس کے لئے سرگرم کوششوں کی ضرورت ہے۔

اسلحہ جات کا پروگرام بند نہیں ہو گا

لوگ مجھ پہ بہت زیادہ پُرامید ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ میں نے ابھی صرف امن کی بنیادیں قائم کی ہیں۔ عمارت کا تو ابھی آغاز بھی نہیں ہوا۔ ہم اس ملک میں لمبے عرصہ سے اسلحہ جات کے پروگرام میں مصروف ہیں اس کی رفتار اور مقدار روز بروز بڑھ رہی ہے کسی کو یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ چونکہ ہم نے میونخ میں چار طاقتوں کے معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس لئے ہم اپنی کوششوں کو ڈھیلا کر سکتے ہیں۔ اس مرحلہ پر ہم اپنے اس پروگرام کی رفتار کو نہ ہی ڈھیلا کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس پروگرام کو کمزور کر سکتے ہیں ہم نے اکیلے اسلحہ جات کی تخفیف کا تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے۔ اور ہم قریباً قریباً تباہی کے نزدیک پہنچ گئے تھے تخفیف اسلحہ دوسرے ممالک کے تعاون کے ساتھ ہی ہونا چاہئیے۔ جب تک اس سلسلہ میں فیصلہ نہیں ہو جاتا ہمیں محتاط رہنا چاہئے۔ ہمیں ان کمیوں کو پورا کرنا چاہئے۔ جو ہمارے اسلحہ جات میں موجود ہیں۔ تاکہ جب کوئی مشکل پیدا ہو تو ہم اس کا مقابلہ کر سکیں۔

ڈاکٹروں کی ضرورت ہے

ایک سرکاری محکمہ میں چند ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جن میں مندرجہ ذیل قابلیتیں موجود ہوں۔

(۱) کسی مستند سکول سے L.M.P. یا M.B.B.S. کا ڈپلوما حاصل کیا ہو (۲) عمر ۳۲ سال سے زیادہ نہ ہو۔ (۳) جسمانی لحاظ سے فوجی سروس کے لئے

ایک سعید نوجوان کی موت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے ماتحت کہ احمدی۔ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں میں خاص طور پر تبلیغ کیا کریں۔ عنایت اللہ محمود طالبعلم مدرسہ احمدیہ قادیان امسال سالانہ چھٹیوں میں اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے گوجرانوالہ کے علاقہ میں گیا جہاں ایک ماہ تبلیغ کرنے کے بعد مرحوم کو شدید بخار ہو گیا۔ جس نے بعد میں ٹائیفائڈ کی صورت اختیار کر لی۔ مرحوم کو سخت ... کی حالت میں قادیان لایا گیا۔ اور یہاں چند روز کے بعد ۲۰ ستمبر کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک سیرت ۱۷ سالہ نوجوان تھا۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے والد منشی کرم علی صاحب خوشنویس کو صبر عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے آمین۔ مندرجہ ذیل نظم میں تاریخ نکالی گئی ہے۔

کر رہا ہے کس کا ماتم آج ہر پیر و جواں
رو رہے ہیں کس کے غم میں آہ سب خرد و کلاں

آہ تجھ کو کیا بتاؤں کیا ہوا اے ہمنشیں
توڑ ڈالا دستِ گلچیں نے بس اک غنچہ دہاں

آہ اک معصوم کمسن ہو گیا پیوندِ خاک
اک گلِ نورس ہوا ہے خاک کے اندر نہاں

یعنی اک ماں باپ کا لختِ جگر نورِ نظر
ان کی امیدوں کا مرکز اور بہارِ بوستاں

جس کی صورت دیکھ کر جیتے تھے دونوں رات دن
جس کی سیرت پر فدا تھا اس کا سارا خانداں

گر دیا گل موت کی آندھی نے وہ روشن چراغ
پھونک ڈالا بجلیوں نے آہ اس کا آشیاں

اہلِ جنت اسکو المغفور کہتے ہیں سلیمؔ ۱۳۵۷
جس سے تاریخِ وفات اس نوجواں کی ہے عیاں

دل پکارا "خاک ہے افسوس انجامِ حیات" ۱۳۵۷
جب ہوا میں اس مجاہد پر اے حافظ نوحہ خواں

آہ کھلنے بھی نہ پایا پھول اور مرجھا گیا
آپ مر کر ہمکو رازِ زندگی سمجھا گیا

حافظ سلیم

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست سوکھے پچس۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھپاکی خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دوا خانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رض اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

اطلاع نامہ حاضری زیر دفعہ ۱۶۸ ایکٹ ۷ آف ۱۹۱۳ء ایکٹ کمپنی ہائے ہند

بعدالت العالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ ۱۵۵ آف ۱۹۳۸ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند ۷ آف ۱۹۱۳ء اور دی نیو اورینٹ فلمز لمیٹڈ لاہور

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جنرل منیجر کو دک میٹڈ دی مال لاہور قرضخواہ کمپنی مذکور نے ایک درخواست برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور بالا زیر دفعات ۱۶۲، ۱۶۳ ایکٹ کمپنی ہائے ہند ۷ آف ۱۹۱۳ء اور ایکٹ ۲۲ آف ۱۹۳۶ء مسٹر کرتار سنگھ ایڈووکیٹ کی معرفت سے بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء عدالت ہذا میں گذرانی ہے۔

ازآنجا یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ عدالت مذکور عدالت ہذا میں ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو پیش ہو۔ لہذا بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ جو قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم موقوفی کاروبار کمپنی مذکور زیر ایکٹ کمپنی ہائے ہند ۷ آف ۱۹۳۸ء کی مخالفت کرنا چاہے۔ وہ عدالت ہذا میں ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو بوقت دس بجے قبل دوپہر اصالتاً یا بذریعہ ایڈووکیٹ عدالت ہذا میں پیش ہو۔

نیز یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست پیش کردہ عدالت ہذا بابت قرضخواہ مذکورہ بالا کی نقل لینا چاہے۔ تو وہ عدالت ہذا میں درخواست کرنے پر اور اسکی مقررہ فیس موصول ہونے کے بعد مہیا کی جائیگی آج بتاریخ ۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت ہذا جاری کیا گیا۔

حسب الحکم ہائی کورٹ

دستخط:۔ جی۔ بی۔ سی۔ ایونیٹ اسسٹنٹ رجسٹرار

(مہر عدالت)

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو۔ لمبی یا شحمی کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی ... پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے ... پر آ کر صحت ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں ... ہیں۔ فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے قیمت تین روپے

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تاعمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے (عہ) نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بیت المقدس ۵ اکتوبر۔ ہائی کمشنر فلسطین آج طیارہ کے ذریعہ لنڈن روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں مبادلہ افکار کے لئے آپ کو طلب کیا گیا ہے اس اچانک روانگی سے عام ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔

پراگ ۵ اکتوبر۔ وزارت چیکوسلواکیہ مستعفی ہو گئی ہے۔ اب جنرل شروفی نئی حکومت قائم کریں گے۔ نئی وزارت میں تین سلواک نمائندے بھی لئے گئے ہیں۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ چونکہ سلواک وزیروں کو اکثریت کا اعتماد حاصل نہیں۔ اس لئے یہ دیر تک قائم نہ رہ سکے گی۔

لنڈن ۵ اکتوبر۔ کل برطانیہ میں سارا دن زبردست طوفان رہا۔ شمالی انگلستان سے زبردست سیلابوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ طوفان کی رفتار اسّی میل فی گھنٹہ تھی۔ ماہی گیروں کی کشتیاں الٹ گئیں۔ ایک جہاز ریت پر چڑھ گیا۔

لاہور ۵ اکتوبر۔ ضلع ہوشیارپور کے دو سکھوں کو قتل کے الزام میں کالا پانی کی سزا ہوئی تھی۔ گورنمنٹ کی طرف سے سزا بڑھانے کے لئے اپیل کی گئی۔ ہائی کورٹ نے عمر قید کی سزا کو موت سے تبدیل کر دیا۔

لاہور ۵ اکتوبر۔ کمانڈر انچیف افواج ہند سر رابرٹ کیسل پشاور جاتے ہوئے فرنٹیر میل میں لاہور سٹیشن سے گزرے۔

ٹوکیو ۵ اکتوبر۔ جاپان کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ اس کی حکومت نے مجلس اقوام کے ساتھ اپنے تعلقات منقطع کر رکھے ہیں۔ اور وہ جنوبی بحرالکاہل کے جزائر سے اپنے انتدابی حقوق چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ حقوق اسے ورسائی کانفرنس نے دیئے تھے۔ مجلس اقوام کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔

بدایوں ۵ اکتوبر۔ یوپی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں بدایوں کے حلقہ سے کانگرس اور مسلم لیگ کے امیدواروں میں زبردست مقابلہ ہو رہا تھا لیگ کے امیدواروں نے اپنے مدمقابل کو ۶۷۴۳ ووٹوں کی کثرت سے شکست دی ہے۔

سلہٹ ۵ اکتوبر۔ دسہرہ کے موقع پر ہندو جلوس جب باجہ بجاتا ہوا ایک مسجد کے سامنے سے گزر رہا تھا تو مسلمانوں کے ساتھ اس کا تصادم ہو گیا۔ دونوں اقوام کے بہت سے افراد مجروح ہوئے۔

ناگپور ۵ اکتوبر۔ ڈاکٹر کھارے نے ایک پریس انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ میں سی۔ پی اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہونے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ ان کے خلاف انضباطی کارروائی کے سلسلہ میں ورکنگ کمیٹی نے ان سے یہ مطالبہ کیا تھا۔

پراگ ۵ اکتوبر۔ حکومت ہنگری نے چیکوسلواکیہ کو نوٹس دیا ہے۔ کہ سرحد کے دو شہر فوراً اس کے حوالے کئے جائیں۔ اور باقی اضلاع کی حوالگی کا سلسلہ بدستور جاری رہے ہنگری کے تمام سیاسی قیدی رہا کئے جائیں چیکوسلواکیہ کی فوج میں جس قدر سلواک سپاہی ہیں انہیں اجازت دی جائے۔ کہ جب چاہیں ملازمت ترک کر سکیں ہنگرین اقلیت والے علاقوں میں ایسی پولیس مقرر کی جائے۔ جو چیک اور سلواک کے مشترکہ اقتدار کے ماتحت ہو۔

استنبول ۵ اکتوبر۔ حکومت ترکی کی دعوت پر جرمنی کے نمائندے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ تاکہ دونوں ممالک کے درمیان تجارتی اور اقتصادی تعلقات کی استواری کے موضوع پر تبادلہ خیالات کریں۔

برلن ۵ اکتوبر۔ چیکوسلواکیہ کی نئی حد بندی کے سلسلہ میں سخت مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ جرمنی نے اپنی تجاویز اس شدت کے ساتھ پیش کی ہیں۔ کہ مزید گفت و شنید قطعی طور پر مشکل ہو گئی ہے۔ اور اس طرح بین الاقوامی کمیشن کے کام میں ڈیڈلاک پیدا ہو گیا ہے۔

لنڈن ۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ میونچ کی کانفرنس میں ہٹلر اور مسٹر چیمبرلین کے مابین یہ سمجھوتہ ہو گیا تھا کہ اٹلی۔ جرمنی۔ برطانیہ اور فرانس کی ایک کانفرنس روم میں جلد از جلد منعقد کی جائے۔ جس میں نو آبادیات کے لئے جرمنی کے مطالبات پر غور کیا جائے۔ جرمنی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے مطالبات میں تخفیف پر رضامند ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اسے قرضہ دیا جائے اور منڈیوں میں اس کے لئے سہولتیں پیدا کی جائیں۔

ناگپور ۴ اکتوبر۔ سی پی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ گجرات ودیاپیٹھ۔ کاشی ودیاپیٹھ اور جامعہ ملیہ کی طرف سے جاری کردہ ڈگریاں۔ ڈپلومے اور سرٹیفکیٹ سرکاری اور نیم سرکاری ملازمتوں کے حصول میں اسی طرح استعمال ہو سکتے ہیں۔ جس طرح سرکاری یونیورسٹیوں کی ڈگریاں وغیرہ۔ اور اس طرح قومی یونیورسٹیوں کے گریجوایٹوں کے لئے بھی سرکاری ملازمت کے دروازے کھول دئے گئے ہیں۔

ہری پورہ ۵ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے ہری پور کے گرلز سکولوں میں چرخہ کا تنا لازمی قرار دیدیا ہے اس کی ابتدا جماعت چہارم سے ہوگی

ناگپور ۵ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر سی پی نے یکم اگست کو جو مسٹر تلک کا اور ۲ اکتوبر کو جو مسٹر گاندھی کا یوم پیدائش ہے۔ پبلک تعطیل قرار دیا ہے۔

ٹھانیوال ۴ اکتوبر۔ دو آریہ سماجی وکلاء الیکشن میں کامیاب ہونے کے بعد گوردوارہ میں جا کر تعظیم بجا لائے۔ اور نذر چڑھائی۔ اس پر مقامی آریہ سماج نے ان سے جواب طلب کیا۔ کہ سماج کے اصول کے خلاف آپ کیوں کیا گیا۔ انہوں نے اپنی غلطی کا اقرار کیا۔ انہیں چھ ماہ کے لئے آریہ سماج کی ممبری سے معطل کر دیا گیا ہے۔ اور وہ ایک ہفتہ متواتر ہون کرائیں گے۔

پیرس ۵ اکتوبر۔ فرانسیسی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کی پالیسی پر اعتماد کا ووٹ پاس ہو گیا۔ اور معاہدہ میونچ کی تصدیق کر دی گئی۔

الہ آباد ۵ اکتوبر۔ یوپی کی حکومت نے ایڈمنسٹریشن کے اخراجات میں بچت کرنے کے لئے فیصلہ کیا ہے کہ تیس سال کی سروس رکھنے والے تمام ملازم ریٹائر کر دیئے جائیں اور تنخواہوں کے گریڈ کم کر دیئے جائیں سول سروس کی تنخواہوں میں بھی بھاری تخفیف کی توقع ہے۔

شیلانگ ۵ اکتوبر۔ آسام اسمبلی کے سپیکر نے ملتوی شدہ اجلاس یکم دسمبر کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جب کہ موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوگی صدر آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر یہ وزارت اکثریت حاصل نہ کر سکی۔ تو صوبہ میں اعلیٰ درجہ کا سیاسی بحران پیدا کر دیا جائے گا۔ جس کے بعد اسمبلی کو توڑنے کے سوا چارہ نہ ہو گا۔ یورپین ممبروں کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر انہوں نے کانگرسی وزارت کا ساتھ نہ دیا۔ تو یہ گویا کانگرس کے خلاف اعلان جنگ ہو گا۔

کوہاٹ ۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے وزیریوں کو سرکاری علاقہ میں آباد ہونے کی اجازت دیدی ہے اور ان میں سے قریباً ڈیڑھ ہزار برطانوی رعیت بن گئے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی